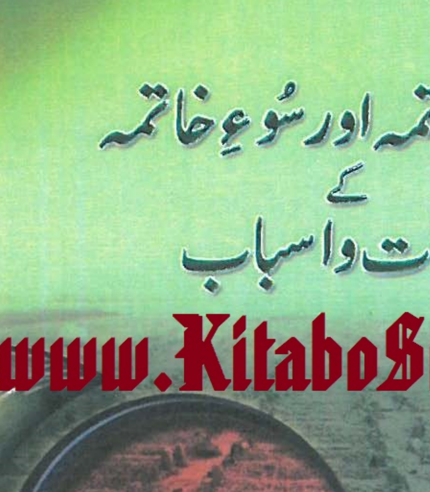
المملكة العربية السعودية
المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات
بمحافظة المجمعة
تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف
والدعوة والإرشاد

علامات وأسباب حسن الخاتمة
وسوء الخاتمة
باللغة الأردية

حُسنِ خاتمہ اور سُوءِ خاتمہ
کے
علامات و اسباب



تأليف
الشيخ / خالد بن عبد الرحمن الشايع

ترجمہ
محمد طیب محمد خطاب بھواروی

٣٣

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في محافظة المجمعة
شارع الملك فيصل هاتف: ٠٦٤٣٢٢٩٤٩ فاكس: ٠٦٤٣١١٩٩٦ ص.ب: ١٠٢ الرمز البريدي ١١٩٥٢

حُسنِ خاتمہ اور سُوءِ خاتمہ

کے

علامات و اسباب

علامات وأسباب حسن الخاتمة وسوء الخاتمة

إعداد

شیخ خالد عبدالرحمٰن الشائع

ترجمہ

ابوعدنان محمد طیب بھواروی

عرض مکتب

قارئین کرام!

ذیل کے سطور میں ہم آپ کو اپنے مکتب کی اردو مطبوعات جاننے اور پڑھنے کی دعوت دیتے ہیں، ہماری اردو مطبوعات کی تفصیلات یوں ہیں:

(۱) زادراہ (۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ حج اور حج و عمرہ کے اہم مسائل (۳) فتاوی مکیہ (۴) شمائل محمدی (۵) فضائل اعمال (۶) منکرات اعمال (۷) قرآنی معلومات (۸) جن و شیاطین سے گھر کی حفاظت (۹) مختصر سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (۱۰) حسن خاتمہ اور سوء خاتمہ کے علامات واسباب۔

آپ اپنی درخواست ارسال کریں، ہم حسب امکان آپ کی مطلوبہ اشیاء آپ تک پہنچائیں گے، کتاب کے مطالعہ کے دوران اگر آپ کو کوئی علمی، طباعتی یا کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے یا کتاب سے متعلق کوئی تجویز آپ کے ذہن میں ہو تو براہ کرم آپ پہلی فرصت میں ہم کو مطلع فرمائیں، ہم کسی تسامح کی نشاندہی اور کسی اچھی تجویز کی پیشی پر آپ کے حد درجہ مشکور و ممنون ہوں گے۔

ہمارا پتہ ہے:

مکتب الدعوۃ والارشاد وتوعیۃ الجالیات۔ المجمعہ پوسٹ بکس نمبر ۱۰۲

الحمد لله رب العالمين، وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين . أما بعد :

اولا: حُسنِ خاتمہ

حسن خاتمہ یہ ہے کہ بندہ کو مرنے سے پہلے یہ توفیق نصیب ہو کہ وہ ان چیزوں سے باز آجائے جو اللہ کے غضب کو دعوت دینے والی ہیں، گناہوں اور نافرمانیوں سے توبہ کر کے نیکی اور خیر کے کاموں میں لگ جائے، پھر اس کے بعد انہیں نیک کاموں پر اس کی موت واقع ہو، اس مفہوم پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث دلالت کرتی ہے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بطریق صحیح مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی اپنے بندے کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اسے کام میں لگا دیتا ہے، صحابہ نے عرض کیا: اسے کیسے کام میں لگا دیا جاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مرنے سے پہلے نیک عمل کی توفیق مرحمت فرما دیتا ہے" (مسند احمد، سنن ترمذی، امام حاکم نے اسے مستدرک میں صحیح قرار دیا ہے)

حسن خاتمہ کی چند علامات ہیں، جن میں سے بعض وہ علامات ہیں جنہیں قریب

المرگ شخص اپنی جانکنی کے وقت جان لیتا ہے، اور کچھ علامات وہ ہیں جو لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتی ہیں۔

وہ علامت جس سے قریب المرگ شخص کے سامنے اس کا حُسنِ خاتمہ ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ اسے مرتے وقت اللہ کے فضلِ خاص سے اس کی رضا اور کرامت کے حقدار ہونے کی بشارت دی جاتی ہے جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ﴾ "[واقعی] جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے یہ کہتے ہوئے آتے ہیں تم کچھ بھی اندیشہ یا غم نہ کرو [بلکہ] اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ کیے گئے ہو" (سورۂ فصلت: ۳۰)

یہ خوشخبری مومنوں کو ان کے مرنے کے وقت قبروں میں اور قبروں سے اٹھائے جانے کے وقت دی جاتی ہے۔

نیز اس پر وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے جس کو امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ نے اپنی صحیح میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ((من أحب لقاء اللّٰہ أحب اللّٰہ لقاءہ، ومن کرہ لقاء اللّٰہ کرہ اللّٰہ لقاءہ)) جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے" میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا اللہ کی ملاقات کو ناپسند سمجھنے سے مراد موت کو ناپسند سمجھنا ہے [اگر ایسی بات ہے] تو ہم سبھی موت کو ناپسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ((لیس کذلك ، ولکن المؤمن إذا بشر برحمة اللّٰہ ورضوانه وجنته أحب لقاء اللّٰہ، وإن الکافر إذا بشر بعذاب اللّٰہ وسخطه کرہ لقاء اللّٰہ وکرہ اللّٰہ لقاءہ)) ایسا نہیں ہے، لیکن مومن انسان کو جب اللہ کی رحمت ورضوان اور جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے، البتہ کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے"

اس حدیث کا مفہوم بیان کرتے ہوئے امام ابو عبید قاسم بن سلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کی توجیہ یہ نہیں ہے کہ اس سے مراد موت سے نفرت اور موت کی سختی ہے کیوں کہ اس سے کسی شخص کو چھٹکارا نہیں ہے

بلکہ اس میں قابل مذموم بات دنیا کو ترجیح دینا اور دنیا میں محو اور مشغول ہونا ہے، اللہ اور دار آخرت کی طرف لوٹائے جانے سے نفرت کرنا ہے، اس کی وضاحت اس سے ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے دنیاوی زندگی سے محبت رکھنے پر بعض قوموں کی مذمت بیان کی ہے چنانچہ فرمان باری تعالی ہے ﴿إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا﴾ "جن لوگوں کو ہمارے پاس آنے کا یقین نہیں ہے اور وہ دنیوی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور اس میں جی لگا بیٹھے ہیں" (سورۂ یونس: ۷)

علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بندہ کا اللہ تعالی کی ملاقات کو پسند کرنے کا معنی آخرت کو دنیا پر ترجیح دینا ہے کہ بندہ دنیا میں ہمیشہ رہنے کو پسند نہ کرے بلکہ دنیا سے رحلت کی تیاری کرے اور دنیا سے رحلت کی تیاری میں جو چیزیں آڑے آسکتی ہیں اس سے نفرت کرے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ شرعا اس محبت اور کراہیت کا اعتبار جانکنی کے وقت اس حالت میں ہو جس میں توبہ قبول نہیں ہوتی ہے کیوں کہ اس وقت قریب المرگ آدمی پر اس کی حالت منکشف ہو جاتی ہے

اور اس کا ٹھکانہ اس کے لئے ظاہر ہو جاتا ہے۔

حسن خاتمہ کی علامات و نشانیاں بہت زیادہ ہیں جسے علماء کرام رحمہم اللہ علیہم اجمعین نے اس سلسلہ میں وارد نصوص کی تلاش و جستجو کے بعد بیان کیا ہے جن میں سے چند ایک کا تذکرہ سطور ذیل میں ہم آپ سے کر رہے ہیں:

☆ مرتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا: اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام حاکمؒ نے اور دوسرے محدثین نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :((من کان آخر کلامہ لا إلہ إلا اللّٰہ دخل الجنۃ)) ''جس شخص نے آخری بات لا الہ الا اللہ کہی وہ جنت میں داخل ہو گیا''

☆ موت کے وقت پیشانی پر پسینہ آنا: یعنی مرتے وقت پیشانی پر پسینہ ہو جیسا کہ حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((موت المؤمن بعرق الجبین)) ''مومن کی موت کے وقت پیشانی پر پسینہ ہوتا ہے'' (مسند احمد، ترمذی)

☆ جمعہ کی رات یا دن میں مرنا: فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے((مامن مسلم یموت یوم الجمعۃ أو لیلۃ الجمعۃ إلا وقاہ اللّٰہ فتنۃ القبر)) ''جو مسلمان جمعہ

کی رات یا جمعہ کے دن فوت ہوتا ہے اللہ اسے قبر کے فتنے سے محفوظ رکھتا ہے"

☆ اللہ کی راہ میں میدان کارزار میں شہید ہو جانا یا اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مرنا یا طاعون کی بیماری یا پیٹ کی بیماری میں مرنا جیسے استسقاء [جلندر کاروگ] یا اس جیسی دوسری بیماری سے مرنا یا پانی میں ڈوب کر مرنا، مذکورہ باتوں کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ((ماتعدون الشهيد فيكم؟ قالوا: يا رسول الله، من قتل في سبيل الله فهو شهيد، قال: إن شهداء أمتي إذا لقليل. قالوا: فمن هم يا رسول الله؟ قال: من قتل في سبيل الله فهو شهيد، ومن مات في سبيل الله فهوشهيد، ومن مات في الطاعون فهو شهيد، ومن مات في البطن فهوشهيد، والغريق شهيد)) "تم اپنے میں سے کسے شہید شمار کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے، آپ نے فرمایا تب تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پھر شہید کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا جو اللہ کے راستہ میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو

طاعون میں مر جائے وہ شہید ہے، جو پیٹ کی بیماری میں مر جائے وہ شہید ہے، اور جو پانی میں ڈوب کر مر جائے وہ شہید ہے"

☆ دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر مرنا: امام بخاری و مسلم رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا((الشهداء خمسة: المطعون ، والمبطون ، والغريق، وصاحب الهدم، والشهيد في سبيل الله)) "پانچ قسم کے لوگ شہید ہیں: طاعون میں مرنے والا، پیٹ کی بیماری میں مرنے والا، پانی میں ڈوب کر مرنے والا، دب کر مرنے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والا"

☆ حسن خاتمہ کی ایک علامت وہ بھی ہے جو صرف عورتوں کے ساتھ خاص ہے، عورت کا اپنے بچہ کی ولادت کی حالت یا حمل کی حالت میں مر جانا: اور اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین نے صحیح سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہیدوں کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان فرمایا((والمرأة يقتلها ولدها جمعاء شهادة، يجرها ولدها بسرره إلى الجنة)) "عورت کا اپنے بچہ کی وجہ سے مر جانا شہادت ہے اس کا بچہ اپنی نال سے ماں کو جنت میں کھینچ کر

لے جائے گا“

☆ جل کر اور ذات جنب [پسلی کے درد] میں مبتلا ہو کر مر جانا: اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کے اقسام کا تذکرہ کرتے ہوئے جل کر مرنے والے اور ذات جنب [پسلی کے درد] میں مر جانے والے کا ذکر فرمایا: اور ذات الجنب ایک خطرناک سوجن ہے جو پسلیوں کے اندرونی جھلّی میں پیدا ہوتی ہے۔

☆ مرض سل [تپ دق] میں مرنا: جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بھی شہادت ہے نیز اس کی دلیل وہ حدیث بھی ہے جس کو امام ابوداؤد اور امام نسائی وغیرہ نے بیان کی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ((من قتل دون ماله فهو شهيد ، ومن قتل دون أهله فهو شهيد ، ومن قتل دون دينه فهو شهيد ، ومن قتل دون دمه فهو شهيد)) ”جو اپنے مال کی حفاظت کے خاطر مارا جائے وہ شہید ہے، جو اپنے اہل وعیال کی عزت کا دفاع کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے، اور جو اپنے دین کی خاطر مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو اپنی جان بچاتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے“

☆ اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے مرنا: اور اس کی دلیل مسلم شریف کی یہ روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ((رباط یوم ولیلة خیر من صیام شھر وقیامه، وإن مات جری علیه عمله الذی کان یعمله ، وأجری علیه رزقه ، وأمن الفتّان)) "اللہ کی راہ میں ایک دن اور ایک رات پہرہ [چوکی] دینا ایک ماہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے، اگر وہ اسی حالت میں مر جائے تو اس کا اجر اور رزق جاری رہے گا اور قبر کے فتنے سے محفوظ رہے گا"

اس حدیث کے سب سے زیادہ حق دار پولیس والے اور حسبِ اختلاف بَرّی، بَحری اور فضائی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں بشرطیکہ وہ اس سلسلہ میں احتساب کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

☆ حسن خاتمہ کی ایک علامت کسی نیک کام پر عمل پیرا ہونے کی صورت میں موت کا واقع ہونا ہے: فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ((من قال لا إله إلا الله ابتغاء وجه الله ختم له بها دخل الجنة، ومن صام یوما ابتغاء وجه الله ختم له بها دخل الجنة، ومن تصدق بصدقة ختم له بها دخل الجنة)) "جس نے اللہ کی خوشنودی کی خاطر لا الہ الا اللہ کہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنت میں داخل

ہوگا اور جس نے اللہ کی رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھا اور اسی پر مرا تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا اور جس نے رضائے الٰہی کے خاطر صدقہ و خیرات کیا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا" (مسند احمد اور دیگر کتب حدیث)

حسن خاتمہ کی تقریبا بیس علامات ہیں جو قرآن و حدیث سے تلاش و جستجو کے بعد معلوم ہوئی ہیں، ان علامتوں کو علامہ شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اہم کتاب [احکام الجنائز] میں بیان کیا ہے۔

میرے محترم بھائی! یہاں پر یہ بات بھی جان لیں کہ ان علامات میں سے کوئی علامت مرنے والے شخص کے ساتھ ظاہر ہو یا پیش آئے تو اس سے یہ قطعا لازم نہیں آتا کہ وہ شخص جنتی ہے، البتہ اس کے لئے اس سے خیر کی امید رکھی جائے گی، اسی طرح مرنے والے شخص کے ساتھ اگر ان میں سے کوئی چیز پیش نہ آئے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ میت نیک نہیں ہے، یہ سارے امور غیبی ہیں۔

حسن خاتمہ کے اسباب

پہلا اہم سبب: انسان اللہ کی اطاعت و تقوی کو لازم جانے اور اس کی اساس

وبنیاد توحید باری تعالیٰ کا حق ادا کرنا، اور محرمات کے ارتکاب سے بچنا اور ان گناہوں سے فوری توبہ کرنا ہے جن سے انہوں نے اپنے آپ کو آلودہ کر رکھا ہے بالخصوص سب سے بڑے گناہ شرک اکبر اور اصغر سے توبہ۔

حسن خاتمہ کا دوسرا سبب: انسان اللہ سے دعا کرنے میں الحاح وزاری کرے کہ اللہ اسے ایمان و تقویٰ پر وفات نصیب فرمائے۔

حسن خاتمہ کا تیسرا سبب: انسان اپنی طاقت و قوت کو اپنے ظاہر و باطن کی اصلاح میں لگادے اور اس کی نیت اور قصد اپنے ظاہر وباطن کی اصلاح کرنا ہو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے کہ حق کے متلاشی کو حق کی توفیق دیتا ہے اور اسے حق پر ثبات قدمی عطا فرماتا ہے اور اسی پر اس کا خاتمہ نصیب کرتا ہے۔

سوءِ خاتمہ

سوءِ خاتمہ یہ ہے کہ انسان کی وفات رب تعالیٰ سے اعراض وروگردانی، اس کی ناراضگی کے کاموں پر عمل اور اس کے حقوق واجبات کو ضائع وبرباد کرتے ہوئے ہو، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بدترین خاتمہ ہے جس سے تقویٰ شعار بندے ڈرتے رہے ہیں اور اپنے رب کے حضور اس سے بچنے کی التجا کرتے رہے

ہیں۔

☆ کبھی کبھار مرض الموت میں مبتلا بعض لوگوں پر کچھ ایسی علامات ظاہر ہوتی ہیں جو ان کے سوء خاتمہ کی دلیل بنتی ہیں جیسے کلمہ شہادت یعنی کلمہ لاالہ الااللہ کا ادانہ ہونا اور اس کا انکار کرنا یا جانکنی کے وقت سیئات و محرمات کے متعلق باتیں کرنا اور ان سے اپنی رغبت اور تعلق ظاہر کرنا اور ایسے اقوال وافعال کا صدور جو اللہ تعالی کے دین سے روگردانی پر دلالت کرتے ہیں، اسی طرح قضائے الٰہی کے نزول پر ناراضگی کا اظہار کرنا۔

شاید مناسب ہوگا کہ اس کی چند مثالیں ہم ذکر کردیں چنانچہ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

ان میں سے ایک مثال وہ ہے جسے علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب [الجواب الکافی] میں ذکر کی ہے کہ کسی آدمی سے مرتے وقت کہا گیا کہ لا الہ الا اللہ پڑھو تو اس نے کہا لا الہ الا اللہ مجھے کیا کام دے گا حالانکہ مجھے یاد نہیں ہے کہ میں نے اللہ کے لئے ایک وقت کی بھی نماز پڑھی ہو اور وہ کلمہ نہیں پڑھ سکا۔

حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب [جامع العلوم والحکم] میں ایک عالم

یعنی عبدالعزیز بن رواڈؒ سے نقل فرمایا ہے ان کا بیان ہے میں ایک آدمی کے پاس اس کی جانکنی کے وقت حاضر ہوا جسے کلمہ لا الہ الا اللہ کی تلقین کی جارہی تھی تو اس نے جو آخری کلمہ کہا وہ یہ کہ جو کچھ تم لوگ کہہ رہے ہو میں اس کا انکار کرتا ہوں اور اسی پر اس کی موت ہوئی، عبدالعزیز بن ابی رواد کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو پتہ چلا کہ وہ شراب کا عادی تھا، چنانچہ عبدالعزیز بن ابی رواڈؒ فرماتے تھے: لوگو! گناہوں سے بچو اس لئے کہ گناہوں نے اسے ایسا کہلوایا ہے۔

اسی طرح حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے ایک شخص شراب پینے والوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا تھا جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس کے پاس ایک شخص آکر کلمہ لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنے لگا تو وہ تلقین کرنے والے سے کہنے لگا شراب پیو اور مجھے بھی پلاؤ اور پھر اس کی موت ہوگئی۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے [اپنی کتاب الکبائر میں ایک دوسرا واقعہ] بیان فرمایا ہے ایک آدمی شطرنج کھیلنے کا عادی تھا جب اس پر جانکنی کا عالم طاری ہوا تو اس سے کہا گیا لا الہ الا اللہ پڑھو تو اس شخص نے کہا (شاھك) اپنے راجا کو بچاؤ [شاہ

:اہل شطرنج کی ایک خاص اصطلاح ہے] پھر اسی پر اس کی موت واقع ہوئی، اس کی زبان پر وہی بات غالب رہی جو وہ اپنی زندگی میں دورانِ کھیل کہا کرتا تھا اس نے کلمہ طیبہ کہنے کے بجائے شاہک کا لفظ استعمال کیا۔

اسی طرح کا ایک وقعہ علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک شخص کو گانے اور اسے گنگناتے رہنے سے بڑا پیار تھا جب اس کے مرنے کا وقت قریب ہوا تو اس سے کہا گیا لا الہ الا اللہ پڑھو، تو وہ گانا گانے لگا اور کہنے لگا تن تنتنا تن یہاں تک کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گیا اور کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنا نصیب نہ ہوا۔

نیز علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے ایک تاجر نے اپنے کسی رشتہ دار کے بارے میں بتایا کہ جب اس پر جانکنی کا وقت طاری ہوا تو وہ اس کے پاس موجود تھا، لوگ اسے کلمہ لا الہ الا اللہ کی تلقین کر رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا [کپڑے کا] یہ ٹکڑا سستا ہے اور یہ اچھا خریدار ہے یہ ایسا ہے یہ ویسا ہے کہتا رہا یہاں تک کہ وہ دنیا سے رحلت کر گیا اور کلمہ نہ پڑھ سکا۔ ان تمام چیزوں سے ہم اللہ کی سلامتی و عافیت چاہتے ہیں۔

مذکورہ بعض قصے ذکر کرنے کے بعد علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے جو تبصرہ کیا

ہے مختصرا اس کو بھی ہم بیان کرنا چاہتے ہیں:

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کتنے لوگوں نے اس قسم کے عبرتناک قصوں کا مشاہدہ کیا؟ اور جانکنی میں مبتلا رہنے والوں کے جو حالات لوگوں سے مخفی ہیں وہ بہت اور بہت ہیں، جب بندہ اپنی حاضر دماغی، طاقت اور کامل ادراک کی حالت میں ہوتا ہے تب تو شیطان اس پر غالب آجاتا ہے اور اللہ کی نافرمانی کے جن کاموں میں لگانا چاہتا ہے لگا دیتا ہے اور اس کے دل کو اللہ کے ذکر سے غافل کر دیتا ہے اور اس کی زبان کو اللہ کے ذکر سے اور اس کے اعضاء و جوارح کو اللہ کی اطاعت سے معطل کر دیتا ہے [اپاہج بنادیتا ہے] تو پھر کیا خیال ہے کہ جب انسان کی طاقت و قوت ختم ہو جائے اور اس کا دل و جان نزع کی تکلیفوں میں مشغول ہو جائے اور شیطان پوری طاقت و ہمت کے ساتھ اس پر حملہ آور ہو جائے اور اس سے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے پوری طاقت کے ساتھ اس پر چڑھائی کر دے کیوں کہ یہ اس کا آخری عمل ہے، یہی وہ وقت ہے کہ شیطان کو اس پر سب سے زیادہ قدرت حاصل ہوتی ہے اور انسان کی جو سب سے زیادہ کمزور حالت ہو سکتی ہے یہ ہو گی، تو پھر بتلائیں کہ وہ کون ہے جو اس سے سلامت رہے

گا پھر ایسے ہی وقت میں ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظَّالِمِيْنَ ، وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ﴾ "ایمان والوں کو اللہ پکی بات کے ساتھ مضبوط رکھتا ہے، دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی، ہاں ناانصاف لوگوں کو اللہ بہکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہے کر گذرے" (سورۃ ابراہیم: ۲۷)

بھلا بتلائیں! اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو حسن خاتمہ کی توفیق کیسے بخشے گا جن کے دل کو اللہ نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہو اور وہ اپنے خواہش نفس کے پیچھے چل پڑا ہو اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہو وہ شخص دور ہے، جس کا دل اللہ سے دور اور اللہ کے ذکر سے غافل ہے جو اپنے خواہش کا غلام ہے اپنی خواہشات کا اسیر ہے جس کی زبان اللہ کی یاد سے خشک ہے اور جس کے اعضاء وجوارح اللہ کی اطاعت سے معطل اور معصیت میں مشغول ہے، تو بہت بعید ہے کہ ایسے شخص کو حسن خاتمہ کی توفیق ملے۔ انتہی کلامہ۔

سوء خاتمہ کی دو شکلیں ہیں ہم ان دونوں صورتوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، پہلی صورت انتہائی خطرناک ہے وہ یہ ہے کہ جانکنی اور موت کے خوفناک مناظر

کے رونما ہونے کے وقت [اپنے دین وایمان کے بارے میں] آدمی کے دل پر شک اور انکار کا پہلو غالب ہو جائے اور اسی حالت میں اس کی روح نکل جائے اور پھر یہ شک اور انکار کا پہلو اللہ اور اس کے درمیان آڑ بن کر اس کی دائمی دوری اور ابدی عذاب کا سبب بن جائے۔

دوسری صورت اس سے کم تر درجہ کی ہے وہ یہ ہے کہ مرتے وقت انسان کے دل پر دنیوی امور کی محبت یا حرام چیزوں کی خواہش غالب آجائے اور اس کے دل میں انہیں چیزوں کا تصور غالب رہے، انسان کی موت اسی حالت پر ہوتی ہے جس پر وہ زندگی گذارتا ہے اگر وہ دنیا میں سودی کاروبار کرتا رہا ہے تو اس کا خاتمہ اسی پر ہوگا، اگر وہ دوسری حرام چیزیں جیسے نشہ آور چیز، گانے، سگریٹ نوشی، حرام تصویریں دیکھتے اور لوگوں پر ظلم کرنے کا عادی رہا ہے وغیرہ وغیرہ تو اس کا خاتمہ انہی حالات پر ہوگا یعنی ایسے حالات پر ہوگا کہ اس سے اس کا برا خاتمہ واضح ہوگا اور جب ان لوگوں کے پاس توحید ہوگی تو انہیں سزا وعذاب کا خیال ہوگا۔

سوء خاتمہ کے اسباب

اس سے معلوم ہوا کہ سوء خاتمہ سابقہ اسباب کی وجہ سے ہوتا ہے اس لئے ان

اسباب سے بچنا بہت ضروری ہے:

سوء خاتمہ کی پہلی وجہ : عقیدہ کا فساد وبگاڑ ہے کیوں کہ جس کا عقیدہ بگڑ جاتا ہے اس کا اثر ایسے وقت میں ظاہر ہوتا ہے جس میں وہ اللہ کی مدد اور ثبات قدمی کا زیادہ محتاج ہوتا ہے۔

سوء خاتمہ کی دوسری وجہ: دنیا میں لگ جانا اور دنیا سے اپنا تعلق جوڑلینا ہے۔

سوء خاتمہ کی تیسری وجہ: استقامت سے ہٹنا اور خیر وہدایت سے اعراض وروگردانی کرنا ہے۔

سوء خاتمہ کی چوتھی وجہ: معصیتوں پر اصرار کرنا اور اس سے مانوس ہونا ہے کیوں کہ انسان جب اپنی مدت حیات میں کسی چیز سے مانوس ہوجاتا ہے اور اس کا عادی ہوجاتا ہے اور اس سے اپنا تعلق جوڑلیتا ہے تو مرتے وقت اس کا خیال اسے آجاتا ہے اور جانکنی کے عالم میں زیادہ تر اسی کو دہراتا ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : آثام ومعاصی اور خواہشات مرتے وقت انسان کو رسوا کردیتے ہیں، نیز شیطان بھی اسے دھوکا دیدیتا ہے اس طرح ایمان کی کمزوری کے ساتھ شیطان کا دباؤ پڑتا ہے جو اس کے سوء خاتمہ کا سبب

بن جاتا ہے فرمان الٰہی ہے ﴿وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا﴾ ”اور شیطان تو انسان کو [وقت پر] دغا دینے والا ہے“ (سورۂ فرقان آیت نمبر ۲۹)
اور سوء خاتمہ: اللہ تعالی ہمیں اس سے اپنی پناہ میں رکھے، جو شخص اللہ کے ساتھ اپنا ظاہر و باطن درست کر لیتا ہے اور اپنے اقوال واعمال میں اخلاص پیدا کر لیتا ہے تو وہ سوء خاتمہ میں نہیں پڑتا کیوں کہ ایسا کبھی سنا نہیں گیا، البتہ سوء خاتمہ اس آدمی کا ہو سکتا ہے جو عقیدہ کے اعتبار سے اپنا باطن بگاڑ لے اور عملی طور پر اس کا مظاہرہ بھی کر لے، جو کبیرہ گناہوں کی جسارت کرے اور جرائم کا ارتکاب کرے تو بہت ممکن ہے کہ توبہ کرنے سے پہلے موت کے وقت اس پر یہ چیزیں غالب رہیں۔ انتہی کلامہ

میرے بھائیو!

اس لئے عقلمند اور ہوشیار آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنے دل کو محرمات کی وابستگی سے دور رکھے اور اپنے دل، زبان اور اعضاء وجوارح کو ذکر الٰہی کا پابند بنائے اور جہاں بھی ہوں اللہ کی اطاعت پر محافظت کرے اس لمحہ کے لئے، اگر یہ لمحہ فوت ہو گیا اور اس وقت رسوائی ہوئی، تو آدمی ہمیشہ کے لئے شقاوت وبد بختی سے دوچار

ہوگا۔

اے اللہ نیک کاموں پر ہمارا خاتمہ فرما،اور زندگی کے آخری لمحات کو ہمارے لئے بہتر بنا، اور وہ دن ہمارے لئے سب سے بہتر بنا جس دن ہم تجھ سے ملاقات کریں، اے اللہ تو ہم سب کو نیک کاموں کے کرنے اور برے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔(آمین یارب العالمین)

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

ابو عدنان محمد طیب بھواروی

محترم مسلمان بھائیو!

راہ حق کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنی وسعت و حیثیت کے مطابق جد و جہد کرتے رہیں اور جس کے لئے اللہ تعالی آسانی فرمادے اس کے لئے وہاں پہنچنا دشوار نہیں ہے جب کہ ہماری رہنمائی کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت بھی موجود ہے:

"میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے، ایک اللہ تعالی کی کتاب اور دوسری میری سنت ہے"

اس لئے آپ اس بات کا خاص اہتمام کریں کہ آپ کی عبادت واطاعت اللہ کی شریعت، اللہ کے رسول کی سنت اور سلف صالحین کے طریقوں کے موافق ہو۔

راہ حق کی حصول یابی کے لئے ہم آپ کی رہنمائی کرنے کو تیار ہیں، اس سلسلہ میں ہمارے وسائل، کتابیں، کیسٹ اور مبلغین ہیں۔

ہمارا پتہ ہے:

دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد، ور ہنمائی غیر ملکی جماعت، الجمعہ، ملک فیصل روڈ،
فون نمبر ۴۹ ۴۳۲۳۹ ۰۶/، پوسٹ بکس نمبر ۱۰۲، پوسٹل کوڈ ۱۱۹۵۲، مملکت سعودیہ عربیہ